اہم رپورٹ

برمی مسلمانوں پر ڈھائی جانے والی داستان اَلم

ملک شام اور فلسطین کے مسلمانوں کے ساتھ درندگی کے مظاہرے ہو ہی رہے ہیں کہ اسی بیچ ایک دوسرا زخم ہرا ہو گیا یعنی اراکان کے مسلمان بودھسٹوں کے ظلم وستم کی چکی میں بُری طرح پسنے لگے، اور برما حکومت اور بدھ مت کی دہشت گردانہ کاروائی میں 3 جون سے 12 جون تک پچاس ہزار سے زائد مسلمان جاں بحق ہو گئے۔

اراکان وہ سرزمین ہے جہاں خلیفہ ہارون رشید کے عہدِ خلافت میں مسلم تاجروں کے ذریعہ اسلام پہنچا، اس ملک میں مسلمان بغرض تجارت آئے تھے اور اسلام کی تبلیغ شروع کر دی تھی، اسلام کی فطری تعلیمات سے متاثر ہو کر وہاں کی کثیر آبادی نے اسلام قبول کر لیا اور ایسی قوت کے مالک بن بیٹھے کہ 1430ء میں سلیمان شاہ کے ہاتھوں اسلامی حکومت کی تشکیل کر لی، اس ملک پر ساڑھے تین صدیوں تک مسلمانوں کی حکومت رہی، مسجدیں بنائی گئیں، قرآنی حلقے قائم کئے گئے، مدارس وجامعات کھولے گئے، ان کی کرنسی پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کندہ ہوتا تھا اور اس کے نیچے ابوبکر عمر عثمان اور علی نام درج ہوتا تھا۔ اس ملک کے پڑوس میں برما تھا جہاں بدھسٹوں کی حکومت تھی، مسلم حکمرانی بودھسٹوں کو ایک آنکھ نہ بھائی اور انہوں نے 1784ء میں اراکان پر حملہ کر دیا، بالآخر اراکان کی اینٹ سے اینٹ بجادی، اسے برما میں ضم کر لیا اور اس کا نام بدل کر میانمار رکھ دیا۔

1824ء میں برما برطانیہ کی غلامی میں چلا گیا، سو سال سے زائد عرصہ غلامی کی زندگی گذارنے کے بعد 1938ء میں انگریزوں سے خودمختاری حاصل کر لی، آزادی کے بعد انہوں نے پہلی فرصت میں مسلم مٹاؤ پالیسی کے تحت اسلامی شناخت کو مٹانے کی بھرپور کوشش کی، دعاۃ پر حملے کئے، مسلمانوں کو نقل مکانی پر مجبور کیا، چنانچہ پانچ لاکھ مسلمان برما چھوڑنے پر مجبور ہوئے، کتنے لوگ پڑوسی ملک بنگلا دیش ہجرت کر گئے، مسلمانوں کی حالت زار دیکھ کر ملک فہد نے ان کے لیے ہجرت کا دروازہ کھول دیا، اس طرح ان کی اچھی خاصی تعداد نے مکہ میں بود وباش اختیار کر لی، آج مکہ کے باشندگان میں 25 فیصد اراکان کے مسلمان ہیں۔ اس طرح مختلف اوقات میں مسلمانوں کو نقل مکانی پر مجبور کیا گیا، جو لوگ ہجرت نہ کر سکے ان کی ناکہ بندی شروع کر دی گئی، دعوت پر پابندی ڈال دی گئی، دعاۃ کی سرگرمیوں پر روک لگا دی گئی، مسلمانوں کے اوقاف چراگاہوں میں بدل دیئے گئے، برما کی فوج نے بڑی ڈھٹائی سے ان کی مسجدوں کی بے حرمتی کی، مساجد ومدارس کی تعمیر پر قدغن لگا دیا، لاؤڈ سپیکر سے اذان ممنوع قرار دی گئی، مسلم بچے سرکاری تعلیم سے محروم کیے گیے، ان پر ملازمت کے دروازے بند کر دیئے گئے، 1982 میں اراکان کے مسلمانوں کو حق شہریت سے بھی

محروم کردیا گیا، اس طرح ان کی نسبت کسی ملک سے نہ رہی، ان کی لڑکیوں کی شادی کے لیے 25 سال اور لڑکوں کی شادی کے لیے 30 سال عمر کی تحدید کی گئی، شادی کی کاروائی کے لیے بھی سرحدی سیکوریٹی فورسیز سے اجازت نامہ کا حصول ناگزیر قرار دیا گیا، خانگی زندگی سے متعلقہ سخت سے سخت قانون بنائے گئے۔ ساٹھ سالوں سے اراکان کے مسلمان ظلم وستم کی چکی میں پس رہے ہیں، ان کے بچے ننگے بدن، ننگے پیر، بوسیدہ کپڑے زیب تن کئے قابل رحم حالت میں دکھائی دیتے ہیں، ان کی عورتیں مردوں کے ہمراہ کھیتوں میں رزاعت کا کام کرکے گذر بسر کرتی ہیں۔ لیکن خوش آئند بات یہ ہے کہ ایسے سنگین اور روح فرسا حالات میں بھی مسلمان اپنے دینی شعائر سے جڑے ہیں اور کسی ایک کے متعلق بھی یہ رپورٹ نہ ملی کہ دنیا کی لالچ میں اپنے ایمان کا سودا کیا ہو۔

جون کے اوائل میں 10 دعاۃ مسلم بستیوں میں دعوت کے لیے گھوم رہے تھے اور مسلمانوں میں تبلیغ کررہے تھے کہ بودھسٹوں کا ایک دہشت گرد گروپ ان کے پاس آیا اور ان کے ساتھ زیادتی شروع کردی، انہیں مارا پیٹا، درندگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان کے جسموں پر چھری مارنے لگے، ان کی زبانیں رسیوں سے باندھ کر کھینچ لیں یہاں تک کہ دسیوں تڑپ تڑپ کر مر گئے، مسلمانوں نے اپنے دعاۃ کی ایسی بے حرمتی دیکھی تو احتجاج کیا، پھر کیا تھا، انسانیت سوز درندگی کا مظاہرہ شروع ہوگیا، انسان نما درندوں نے مسلمانوں کی ایک مکمل بستی کو جلادیا، جس میں آٹھ سو گھر تھے، پھر دوسری بستی کا رخ کیا جس میں 700 گھر تھے اسے بھی جلاکر خاکستر کردیا، پھر تیسری بستی کا رخ کیا جہاں 1600 گھروں کو نذر آتش کردیا۔ جان کے خوف سے 9 ہزار لوگوں نے جب بری اور بحری راستوں سے بنگلادیش کا رخ کیا تو بنگلادیشی حکومت نے انہیں پناہ دینے سے انکار کردیا اور اس کے بعد سے بدھ مت کے دہشت گرد برمی فوج کے ساتھ مل کر مسلمانوں کا قتل عام جاری رکھے ہوئے ہیں۔

یہ ہیں وہ حالات جن سے اراکان کے مسلمان حالیہ دنوں گذر رہے ہیں، مظلوموں کی آہیں، یتیموں اور بیواؤں کی چیخ وپکار، اور خانہ بدوش مسلمانوں کی سسکیاں آنکھوں کو اشکبار کردیتی ہیں اور ضمیر کو کچوکے لگاتی ہیں کہ کہاں ہے غیرت مسلم۔؟ کہاں ہے ہمارے مسلم حکمراں کا سیاسی رول ۔؟ کہاں ہے رفاہی اداروں اور عالمی تنظیموں کی دادرسی۔؟

ہماری بات اقتدار کے ایوانوں تک نہیں پہنچ سکتی، عالمی تنظیموں کو جھنجھوڑ نہیں سکتی لیکن آپ کے سمند غیرت کو تازیانہ ضرور لگاسکتی ہے، آپ کے احساس کو ضرور بیدار کرسکتی ہے کہ آپ تک مظلوم مسلمانوں کی حالت زار پہنچ چکی ہے۔

تو آیئے! رحمت ومغفرت اور مواسات وغم خواری کے اس ماہ مبارک میں اراکان کے مظلوم مسلمانوں کے لیے گڑگڑا کر اللہ کے حضور مخلصانہ دعائیں کریں، اور اپنے پاکیزہ مالوں کی زکاۃ وصدقات سے ان کی دادرسی کریں کہ یہ دینی اخوت کا ادنی تقاضا ہے۔